سوال

(859) یا ترانہ کے وقت تعظیماً جہاں کہیں سن رہے ہوں لئ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بندہ آپ کا بہت شکر گزار ہے کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت نکال کر ہمارے سوالات کا جواب دیا جس سے ہمارا اسٹاف مطمئن ہو گیا صرف تیسرے سوال ''کیا ترانہ کے وقت تعظیماً جہاں کہیں سن رہے ہوں کھڑا ہو جانا جائز ہے یا نہیں ؟'' کے جواب سے بعض دوست مطمئن نہیں ہوئے ۔ اعتراض کرتے ہیں کہ ترانہ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جانا یہ شرعی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ تو قانون ہے اور قانون کا احترام کرنا ہم پر لازم ہے ۔ اسی طرح پرچم کشائی کے وقت کھڑا ہونا یہ بھی قانون ہے ۔ برائے مہربانی مذکورہ اعتراض کا تسلی بخش جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

محمد اکرم عربی ٹیچر ضلع اوکاڑہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اسلام میں امیر اور خلیفہ کی اطاعت فرض ہے لیکن امیر یا خلیفہ کی اطاعت کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معصیت ونافرمانی ہوتی ہو تو پھر امیر یا خلیفہ کی ایسے امور میں اسلام کے اندر اطاعت نہیں صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث میں واقعہ موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فوج کے ایک دستہ کا امیر بنایا اس نے آگ جلا کر ماتحت لوگوں کو حکم دیا اس میں چھلانگیں لگاؤ بعض تو اطاعت امیر کے پیش نظر تیار ہوگئے اور بعض نے کہا آگ سے بچنے کے لیے تو ہم مسلمان ہوئے ہیں تو پھر آگ میں کیو نکر کود یں ؟ اتنے میں امیر صاحب کا غصہ کافور ہو گیا انہوں نے اپنا حکم واپس لے لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا : {لَوْ دَخَلُوْہَا مَا خَرَجُوْا مِنْہَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ} 1 اگر وہ لوگ آگ میں داخل ہو جاتے تو اس سے کبھی نہ نکلتے نیز آپ نے فرمایا {لاَطَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ} اللہ کی نافرمانی کے کام میں کسی مخلوق کی کوئی طاعت نہیں ۔

دیکھئے محترم ! اگر بالفرض حکومت قانون بنا دے کہ ترانہ کے وقت تمام سامعین اس کی تعظیم کی خاطر جھک جائیں یا ماتھا زمین پر رکھ دیں تو کیا اہل اسلام اس قانون کا احترام کرتے ہوئے یہ کام کرنے کو تیار ہیں ؟ نہیں ہر گز نہیں کیونکہ اسلام ، دین اور اللہ تعالیٰ کا قانون مقدم ہے انسانوں کے بنے ہوئے قانون اللہ تعالیٰ کے بنے ہوئے قانون کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے مثال کے طور پر ربا اور سود ہی کو لے لیجئے شریعت اسلامیہ میں تو یہ قطعاً حرام ہے ملکی قانون کے لحاظ سے ملک میں چل رہا ہے تو اب احترام ہم قانون الٰہی کا کریں یا قانون ملکی کا ؟ ظاہر ہے ہر مسلمان یہی کہے گا کہ ہم تو ایسے ملکی قانون کا احترام کرنے سے رہے جس سے قانون الٰہی ہی کا دامن چھوٹ جائے ۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں آپ کو کئی مثالیں ملیں گی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کئی ایک ملکی قوانین کی صرف اس لیے مخالفت کی کہ ان قوانین ملکیہ سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہوتی تھی مثلاًحج تمتع نہ کرنا، مرتدین کو جلانا اور خطبہ نماز عید سے پہلے دینا توجب زمانہ خیر القرون میں انسانوں کا بنا ہوا قانون صرف اس لیے قابل احترام واتباع نہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے بنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے قانون کی مخالفت ہوتی ہے توپھر موجودہ دور کی حکومتوں کے بنے ہوئے قانون کس باغ کی مولی ہیں؟ کہ ہم ان کے احترام میں اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت شروع کردیں ترمذی شریف میں موجود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول: {أَأَمْرُ أَبِي يُتَّبَعُ أَمْ أَمْرُ رَسُولِ ا صلی اللہ علیہ وسلم} 2[کیا میرے باپ کے امر کی پیروی ہوگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کی] سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب وسنت کا صحیح فہم اوران پر صحیح معنوں میں خالصةً لوجہ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

1[بخاری ۔ کتاب المغازی ۔ باب سریۃ عبدا بن حذافۃ السہمی وکتاب اخبار الآحاد ۔ باب ماجاء فی إجازۃ خبر الواحد الصدوق فی الاذان والصلاۃ والصوم والفرائض والاحکام] 2[ترمذی ابواب الحج ۔ باب ماجاء فی التمتع]

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد01ص536

محدث فتویٰ